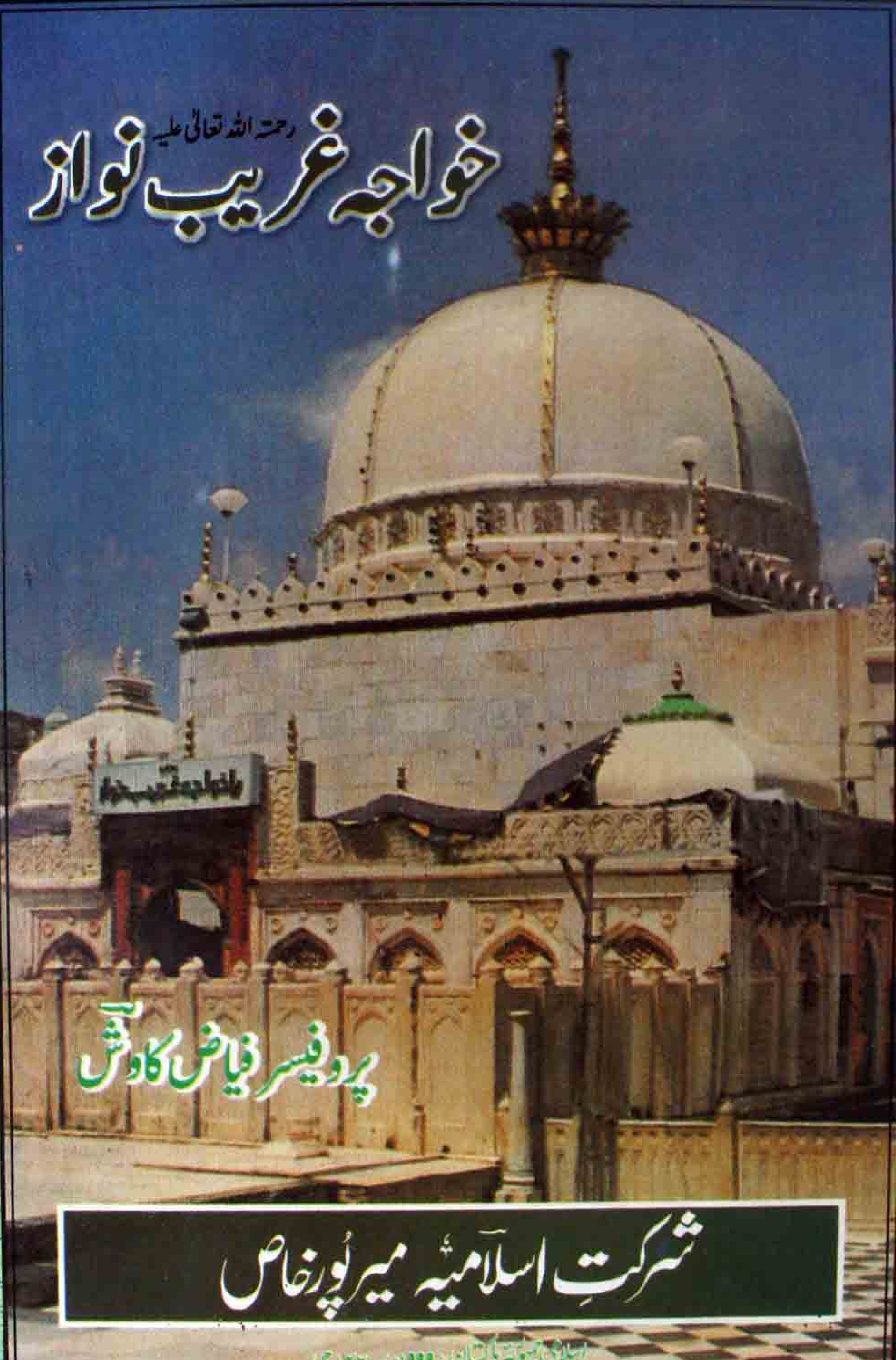

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

خواجہ غریب نواز

پروفیسر فیاض کاوش

شرکتِ اسلامیہ میرپورخاص

اسلامی جمہوریہ پاکستان (۱۹۹۹ء — ۱۴۲۰ھ)

مختصر، مستند اور جامع سوانح عمری اور کارنامے

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

خواجہ غریب نواز

مؤلف

پروفیسر فیاض کاوش

ناشر

شرکتِ اسلامیہ

مسلم منزل' حمیدہ پورہ کالونی نمبر 1' میرپور خاص (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان

marfat.com

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب ○ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مؤلف ○ پروفیسر فیاض احمد خان کاوِشؔ وارثی علیہ الرحمہ

طباعت ○ بارِ اوّل، ۱۹۹۹ء / ۱۴۲۰ھ

ناشر ○ شرکتِ اسلامیہ، میرپورخاص

تعداد ○ ایک ہزار

ہدیہ ○

ملنے کا پتہ

شرکتِ اسلامیہ

مسلم منزل، حمیدہ پورہ کالونی نمبر 1، میرپورخاص (سندھ)

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

پروفیسر فیاض احمد خان کاوش صاحب مرحوم ایک جہاں دیدہ و جہاں آراء شخصیت کے مالک تھے۔ تاریخ، تحقیق، تنقید، شاعری اور خصوصاً نعتیہ شاعری ان کی پہچان ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی مصلحتِ وقت سے کام نہ لیا۔ ہمیشہ حق بات کا برملا اظہار کیا۔ آپ بلاوجہ کسی سے مرعوب نہیں ہوتے تھے، ہاں جو نسبت رسول ﷺ سے متصف ہو، اسے سر آنکھوں پر بٹھاتے، دیدہ و دل فرشِ راہ کرتے، محافل و ملاقاتوں میں وہ شخص خصوصی توجہ کا مستحق قرار پاتا.........بچوں سے آپ کی محبت حد درجہ تھی، بچہ اگر روتا تو تکلیف محسوس کرتے......... غریبوں سے ہمدردی کرتے اور فقراء کو بڑی چاہ سے کھلاتے، ان کا اعزاز فرماتے.......

بقول قبلہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد :

"ان کا مزاج شاہانہ، طبیعت فقیرانہ، معیشت و معاشرت قلندرانہ"

آپ حضراتِ اولیاء کرام سے بڑی عقیدت رکھتے تھے اور ان سے تعلق کو اپنے لیے نعمتِ عظمیٰ گردانتے تھے۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو میرپور خاص کے مشہور چشتی بزرگ حضرت خواجہ عبدالمجید چشتی سلیمانی علیہ الرحمہ کے مزار کے سائے میں دفن کیا گیا......... اسی قلبی عقیدت و محبت کا جیتا جاگتا ثبوت آپ کی کتابیں پیرانِ پیر، آفتابِ ولایت وغیرہ ہیں جنہیں ناشرین نے کئی مرتبہ شائع کیا، لیکن اب بھی وہ کم یاب ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

پروفیسر فیاض احمد خان کاوش نسباً پٹھان، مسلکاً حنفی اور مشرباً وارثی تھے۔ والدِ محترم کا نام فیض محمد خان تھا۔ آپ ہندوستان کے صوبے یوپی کے مردم خیز شہر اٹاوہ کے محلے کٹرا اشہاب خان میں ۱۹۳۷ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم مدرسہ تعلیم القرآن، اٹاوہ میں حاصل کی اور میٹرک "اٹاوہ کے سرسید" میلارڈ بشیر احمد کے قائم کردہ اسلامیہ ہائی اسکول، اٹاوہ سے کیا۔ اسی سال پاکستان تشریف لائے اور کلیکٹریٹ تھرپارکر میں سرشتیدار مقرر ہوئے۔ پھر کچھ عرصے گورنمنٹ ہائی اسکول میرپورخاص میں درس و تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ بعد میں تعلیم کو جاری رکھتے ہوئے اردو زبان و ادب میں ایم۔اے فرسٹ کلاس، فرسٹ پوزیشن میں پاس کیا اور لیکچرار مقرر ہوئے۔ پھر ۱۹۹۶ء میں بحیثیت صدر شعبۂ اردو گورنمنٹ شاہ عبداللطیف سائنس کالج میرپورخاص سے ریٹائرڈ ہوئے۔

محترم فیاض احمد کاوش نے بیس سے زائد کتب تصنیف و تالیف فرمائیں۔ فنِ سوانح نگاری میں آپ منفرد تھے۔ آپ کی کتب میں مستند حوالہ جات کثرت سے ملتے ہیں۔ لیکن زبان و بیاں کی روانی، شگفتگی اور اظہار کی پختگی میں کوئی فرق نہیں آتا، بلکہ اور نکھار پیدا ہوتا ہے۔ آپ کے طرزِ نگارش میں ایک خاص اسلوب پایا جاتا ہے۔ جو انشاء پردازی کی تمام منازل طے کرتے ہوئے عروجِ کمال کو پہنچا ہوا ہے۔

زیرِ نظر تالیف آپ کی آخری یادگار ہے۔ اسے آپ کی حیاتِ مبارکہ ہی میں منظرِ عام پر آنا تھا۔ لیکن ~ اے رضا! ہر کام کا اک وقت ہے۔ ......

marfat.com
Marfat.com

پروفیسر فیاض احمد خان کاوشؔ نسباً پٹھان، مسلکاً حنفی اور مشرباً وارثی تھے۔ والدِ محترم کا نام فیض محمد خان تھا۔ آپ ہندوستان کے صوبے یوپی کے مردم خیز شہر اٹاوہ کے محلے کٹرا شہاب خان میں ۱۹۳۷ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم مدرسہ تعلیم القرآن، اٹاوہ میں حاصل کی اور میٹرک "اٹاوہ کے سرسید" میلارڈ بشیر احمد کے قائم کردہ اسلامیہ ہائی اسکول، اٹاوہ سے کیا۔ اسی سال پاکستان تشریف لائے اور کلیکٹریٹ تھرپارکر میں سرشتیدار مقرر ہوئے۔ پھر کچھ عرصے گورنمنٹ ہائی اسکول میرپورخاص میں درس و تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ بعد میں تعلیم کو جاری رکھتے ہوئے اردو زبان و ادب میں ایم۔ اے فرسٹ کلاس، فرسٹ پوزیشن میں پاس کیا اور لیکچرار مقرر ہوئے۔ پھر ۱۹۹۶ء میں بحیثیت صدر شعبۂ اردو گورنمنٹ شاہ عبداللطیف سائنس کالج میرپورخاص سے ریٹائرڈ ہوئے۔

محترم فیاض احمد کاوشؔ نے بیس سے زائد کتب تصنیف و تالیف فرمائیں۔ فنِ سوانح نگاری میں آپ منفرد تھے۔ آپ کی کتب میں مستند حوالہ جات کثرت سے ملتے ہیں۔ لیکن زبان و بیاں کی روانی، شگفتگی اور اظہار کی پختگی میں کوئی فرق نہیں آتا، بلکہ اور نکھار پیدا ہوتا ہے۔ آپ کے طرزِ نگارش میں ایک خاص اسلوب پایا جاتا ہے۔ جو انشاء پردازی کی تمام منازل طے کرتے ہوئے عروجِ کمال کو پہنچا ہوا ہے۔

زیرِ نظر تالیف آپ کی آخری یادگار ہے۔ اسے آپ کی حیاتِ مبارکہ ہی میں منظر عام پر آنا تھا۔ لیکن ۔ اے رضاؔ! ہر کام کا اک وقت ہے........

marfat.com
Marfat.com

کے مصداق یہ آپ کے وصال کے بعد منظر عام پر آ رہی ہے........اس کی کمپیوٹری کتابت آپ کی زندگی ہی میں مکمل ہو گئی تھی۔ اسی دوران آپ علیل ہو گئے اور ۱۲؍ اکتوبر ۱۹۹۹ء مطابق ۲؍ رجب المرجب ۱۴۲۰ھ بروز منگل اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ کی حیات میں آپ کے سعادت مند شاگرد مرزا اعظم بیگ نے آپ سے اس کتاب کی اشاعت کی خواہش کا اظہار کیا تھا جسے آپ نے قبول فرمایا تھا۔ لہٰذا آج اس کی تکمیل ہو رہی ہے۔ محترم فیاض احمد کاوشؔ، شرکتِ اسلامیہ کے روحِ رواں تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ لٹریچر کے ذریعے تبلیغ اسلام کے کام کو تقویت دی جائے........

الحمدللہ! ان کے تربیت یافتہ شاگردان کے کام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

پیشِ نظر کتابچہ شرکتِ اسلامیہ کی دوسری کوشش ہے......اس کی اشاعت اور جملہ امور کے سلسلے میں ارکینِ ادارہ پروفیسر عبدالرحمٰن، مرزا خالد بیگ، محمد شکیل صدیقی، مرزا اعظم بیگ اور محمد اکرم نے خصوصی معاونت فرمائی۔ مجلسِ مشاورت کے رکن محترم پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی نے قدم قدم پر رہنمائی فرمائی.... جبکہ رحیم بخش سیال نے کمپوزنگ میں بڑی محنت اور بڑا سلیقہ برتا۔

خداوندِ کریم سے دعا گو ہوں کہ وہ استادِ محترم کی اس کاوش کو دارین میں بلندیٔ درجات کا ذریعہ بنائے اور ان کی نگارشات سے ایک عالم کو مستفید فرمائے۔ (آمین)

۲۳؍ اکتوبر ۱۹۹۹ء
۱۳؍ رجب المرجب ۱۴۲۰ھ
میرپور خاص

قدرت اللہ بیگ
سیکریٹری، شرکتِ اسلامیہ

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواجہ غریب نواز

خواجۂ خواجگاں "معین الدین" ○ اشرفِ اولیاء بروئے زمیں
ولادت ۵۳۷ھ مطابق ۱۱۴۲ء ○ وصال ۶۳۴ھ مطابق ۱۲۳۶ء

سلطان السالکین، عطائے رسول، ہندالولی قطبُ المشائخ، خواجہ خواجگان، حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ بتاریخ ۱۴ رجب المرجب ۵۳۷ھ، بروز دو شنبہ، بوقت فجر، خراسان کے قصبہ سنجر میں، نجیب الطرفین حسنی و حسینی خانوادۂ سادات میں پیدا ہوئے۔

آپ کے والد ماجد خواجہ غیاث الدین حسن رحمتہ اللہ علیہ شہر کے بڑے رئیس تاجر تھے، اور دولتِ فقر سے بھی مالا مال تھے! آپ کی والدہ ماجدہ بھی بڑی عابدہ زاہدہ اور خداترس مخیر خاتون تھیں۔!

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والدین ہی کے زیر سایہ پائی،

marfat.com
Marfat.com

پندرہ سال کی عمر میں اعلیٰ تعلیم کے لئے آپ نے سمرقندوبخارا کا صبر آزما سفر اختیار فرمایا جو اس وقت اسلامی علوم وفنون کے مراکز تھے، یہاں آپ نے قرآن پاک حفظ کیا، پھر تفسیر، حدیث، فقہ اور دیگر علومِ منقول و معقول کی تحصیل کی۔ اس کے بعد غیبی اشارہ پاکر تکمیلِ باطن کے لئے مرشدِ کامل کی تلاش شروع کی...... چنانچہ سمرقند سے عراق ہوتے ہوئے نیشاپور پہنچے تو یہاں قصبہ ہارون کے صاحبِ کشف وکرامت بزرگ شیخ الشیوخ سیدنا حضرت خواجہ عثمان ہارونی کا بڑا شہرہ تھا جن کا سلسلۂ نسب، گیارہ واسطوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہ تک پہنچتا تھا، آپ نے ان کے دستِ حق پرست پر بیعت ہونے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد آپ شب و روز مرشدِ برحق کی خدمت گزاری کے ساتھ ساتھ عباداتِ الٰہی میں مشغول رہنے لگے۔ ایک دن حضرت شیخ نے آپکی خدمت گزاری کے ساتھ سخت عبادت وریاضت پر ناز کرتے ہوئے فرمایا:

﴿معین الدین محبوبِ خدا ہیں مجھے ان کی مریدی پر فخر ہے۔﴾

اس کے بعد جب حضرت شیخ نے حجِ بیت اللہ شریف کا سفر اختیار کیا

marfat.com
Marfat.com

تو بھی آپ سراپا خدمت بن کر ان کے ساتھ ساتھ رہے، آخر طوافِ کعبہ کے بعد میزابِ رحمت کے نیچے آپ کے مرشدِ پاک نے اپنے اس مریدِ باصفا کا ہاتھ پکڑ کر بارگاہِ رب العزت میں پیش کیا اور آپکی مقبولیت کے لئے دعا فرمائی..........اس وقت غیب سے ندا آئی :

﴿"معین الدین ہمارا دوست ہے ...... ہم نے اسے قبول کیا اور اسے عزت بخشی" ....!﴾

اس کے بعد مدینہ منورہ میں روضۂ اقدس پر بصد عجز و نیاز آپ نے صلوٰۃ و سلام پیش کیا تو حریمِ ناز سے جواب آیا :......

﴿"وعلیکم السلام یا قطب المشائخ" ....﴾

یہ بہت بڑا اعزاز تھا.......... یہ خطابِ خاص پا کر آپ اسی رات زیارتِ رسول ﷺ سے بھی مشرف ہوئے جس میں آپ کو تبلیغِ اسلام کے لئے ولایتِ ہند عطا ہوئی۔ عطائے رسول کے اس اعزازِ خاص کے بعد مرشدِ کامل نے خرقہ شریف عطا کر کے آپکو اپنی خلافتِ عظمیٰ سے بھی نواز دیا...... یہاں سے سرفراز ہو کر بغداد شریف حاضر ہوئے جہاں آپ نے حضرت سیدنا غوث الاعظم محبوبِ سبحانی شیخ محی الدین

marfat.com
Marfat.com

عبد القادر جیلانی کی خدمت میں حاضر ہو کر چلہ کشی کی اور بیش بہا فیوضِ باطنی سے نوازے گئے! ان تمام اعزازات سے مزین ہو کر اصفہان، ہرات، سبزوار، بلخ، اور غزنی ہوتے ہوئے آپ عازمِ ہند ہوئے۔ اس وقت چالیس درویش آپکے ہمراہ تھے ان میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی بھی تھے جو اصفہان میں آپکے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے تھے بعد میں یہ آپ کی خلافتِ عظمیٰ سے نوازے گئے!

غرضیکہ غزنی ہوتے ہوئے ملتان کو آپ نے اپنے قدموں کی برکت سے نوازا، پھر ملتان سے لاہور تشریف لائے اور حضرت داتا گنج بخش کے مزارِ اقدس پر بصد خلوص و محبت چلہ کشی کی اور فیوضِ باطنی سے مالامال ہوئے۔!

اس کے بعد لاہور سے پیدل سفر کرتے ہوئے دو ماہ میں ہندوستان کے راجہ پرتھوی راج چوہان کی راجدھانی اجمیر کو ۵۸۷ھ مطابق ۹۲-۱۱۹۱ء میں آپ نے اپنے مبارک قدموں کی برکت سے نوازا وہاں آپکے فیضِ روحانی کی یہ فراوانی تھی کہ جس پر نظر پڑتی مسلمان ہو جاتا !

marfat.com
Marfat.com

ے پڑے ہے بزم میں جس شخص پر نگاہ تری
وہ منہ کو پھیر کے کہتا ہے اف پناہ تری ! !

راستے میں سات سو ہندوؤں کو مسلمان کیا، جدھر جدھر سے گزرے نورِ ایمانی پھیلاتے گئے چنانچہ ہندوستان میں آپکی تشریف آوری زبردست روحانی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوئی!!

اجمیر میں وارد ہو کر آپ نے ایک کھلے میدان میں ڈیرہ جمایا وہاں راجہ کے خدام نے آکر کہا کہ یہاں تو راجہ کے اونٹ بیٹھتے ہیں وہاں سے آپ یہ کہکر اٹھ کھڑے ہوئے کہ : اچھا اب اونٹ ہی بیٹھے رہیں! چنانچہ جب راجہ کے اونٹ یہاں آکر بیٹھے تو بیٹھے کے بیٹھے ہی رہ گئے۔!!! شتربانوں نے اٹھانے کی لاکھ کوشش کی مگر وہ اٹھنے کا نام نہ لیتے تھے آخر عاجز آکر شتربانوں نے حضرت خواجہ کے حضور معافی طلب کی۔ آپ نے معاف فرمادیا تو اونٹ فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے یہ دیکھ کر سب حیران رہ گئے......!

وہاں سے آکر آپ "......آناساگر......" کے قریب تشریف فرما ہوئے۔ آناساگر ایک خوبصورت اور وسیع تالاب تھا جس کے

marfat.com
Marfat.com

کنارے بڑے بڑے مندر تھے جن میں بتوں کے ساتھ ساتھ جگہ جگہ گائے کی مورتیاں بنی ہوئی تھیں، سینکڑوں مہنت اور ہزاروں پجاری رات دن انکی پوجا کرتے رہتے تھے علاوہ ازیں پتھر، سانپ، درخت اور گوبر تک ان کے معبود تھے! یہ حال دیکھ کر حضرت خواجہ کو بہت افسوس ہوا۔ کفر و شرک کے خلاف جہاد کرتے ہوئے آپ نے وہیں اپنے ہاتھ سے گائے ذبح کی اور سب درویشوں کو کھلائی یہ دیکھ کر ہندو آپے سے باہر ہو کر آپ پر چڑھ دوڑے...... ! آپ نے مٹھی بھر خاک لیکر ان پر پھینک دی جس سے ان میں افراتفری پھیل گئی جس پر خاک پڑی اس کا جسم خشک ہو کر رہ گیا۔ بہت سے بھاگ گئے جو رہ گئے وہ مسلمان ہو گئے اس طرح کفر و شرک کے ظلمت کدے میں آپ نے توحید کی شمع روشن کی.........!

؎ جلوہ گر آفتابِ ولایت ہوا، حق کے انوار ہر سو بکھر جائیں گے
سیاہی کفر کافور ہو جائیگی، نورِ وحدت سے چہرے نکھر جائیں گے

چنانچہ اب جو "آنا ساگر" کے پانی سے فقراءُ نے نہانا دھونا اور وضو کرنا شروع کیا تو چھوت چھات کے عادی ہندوؤں پر کاری ضرب

marfat.com
Marfat.com

پڑی انہوں نے آناساگر کا پانی استعمال کرنے سے درویشوں کو منع کیا تو حضرت خواجہ نے آناساگر کا سارا پانی قدرتِ الٰہی سے اپنے پیالے میں سمیٹ لیا۔ سارا تالاب خشک ہو گیا تو مخلوقِ خدا پیاس سے بے حال ہونے لگی جو لوگ اپنی بد عقیدگی کی بنا پر آپ کا پانی بند کرنے پر تلے ہوئے تھے اب وہ پھر آپکی منّت سماجت کرنے لگے اس پر آپ نے پیالے کا پانی واپس آناساگر میں انڈیل دیا تو وہ پھر پہلے کی طرح ٹھاٹھیں مارنے لگا!..........اس طرح آپکی کرامات کی ہر طرف دھوم مچ گئی!!!

آخر کار پرتھوی راج نے بزورِ شمشیر آپ سے تعرض کیا تو اسکی حکومت شہاب الدین غوری کے ہاتھوں ختم ہو گئی!!!

برِ صغیر پاک و ہند میں تبلیغِ اسلام کی بنیادوں کو آپنے اپنی خدادا د روحانیت کے زور سے جو استحکام بخشا تاریخ میں اسکی مثال نہیں ملتی!......
آپکی مقناطیسی شخصیت کے اثر سے لوگ فوج در فوج دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے

"کلمہ پڑھتے ہیں دیکھ کر تم کو ○ بت بنائے ہیں خدا نے کیسے"

marfat.com
Marfat.com

آپ نے نوے لاکھ کفار کو کلمۂ حق پڑھا کر حلقہ بگوشِ اسلام کیا جو دنیا کی تاریخ میں ایک ریکارڈ ہے! آپکی تحریکِ روحانیت عالمگیر شہرت حاصل کر گئی۔ دور دراز ممالک تک کے طلباٗ اور صوفیہ اجمیر شریف آ آکر آپ سے روحانی تربیت پاتے اور پھر اسلام کا پیغام لے کر دور دراز علاقوں میں پھیل جاتے اسطرح آپ کے ذریعہ خوب ہی خوب دینِ اسلام کی ترویج واشاعت ہوئی!

اجمیر شریف کے قیام کے دوران آپ نے دو شادیاں کیں آپ کی ایک زوجہ محترمہ تو حاکم اجمیر کی دخترِ نیک اختر......"بی بی عصمت اللہ" تھیں اور دوسری......"بی بی امتہ اللہ"...... تھیں جو ایک ہندو راجہ کی بیٹی تھیں......وہ کلمہ پڑھ کر اپنی خوشی سے داخلِ اسلام ہوئی تھیں!

آپ کے تین صاحبزادے تھے............... خواجہ فخرالدین، خواجہ حسام الدین اور خواجہ ضیاالدین!

آپ کی ایک دخترنیک اختر تھیں حضرت بی بی حافظہ جمال صاحبہ......جو عورتوں میں تبلیغِ دین کیا کرتی تھیں......!

marfat.com

Marfat.com

حضرت خواجہ بزرگ کی تصانیف درج ذیل بتائی جاتی ہیں :

○ انیس الارواح ○ گنج الاسرار ○ حدیث المعارف اور

○ دیوانِ معین!......!!......!!!

آپ کی روز مرہ کی زندگی شریعت و طریقت سے مزین تھی!......
پنجوقتہ نماز آپ باجماعت ادا کیا کرتے تھے !............. ہمیشہ روزے رکھا کرتے تھے آپ کا دستور تھا کہ روزانہ ایک کلام پاک ختم فرماتے تھے، نیز آپ کا معمول تھا کہ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کیا کرتے تھے! آپ کی خوراک انتہائی قلیل تھی لیکن غریبوں اور فقیروں کے لئے ہر وقت تندور گرم رہتا تھا۔ آپ کا لنگر خانہ بہت وسیع تھا جس کا دروازہ ہر خاص و عام کے لئے ہر وقت کھلا رہتا تھا...... غریبوں اور مسکینوں کے لئے سراپا شفقت و رحمت تھے جس کی وجہ سے تاریخ میں آپ ......"غریب نواز......" کے لقب سے مشہور ہوئے......!

ہندوستان میں آپ ہی سلسلہ چشتیہ کے بانی ہیں۔ ہندوستان میں آپ نے تبلیغِ اسلام کا ایسا وسیع روحانی نظام قائم کیا اور پھر اس نظام کو اسقدر

marfat.com

Marfat.com

مستحکم فرمایا کہ آپ کے بعد بھی یہ نظامِ طریقت بڑی آب و تاب کے ساتھ پھولتا پھلتا رہا اور آج تک اسکا فیضِ روحانی جاری و ساری ہے!!! دائرہِ اسلام کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے ہندوستان کے دارالسلطنت دہلی میں مستقل طور پر آپ نے اپنے خلیفہء اعظم حضرت قطب الدین بختیار کاکی کو مقرر فرمایا جن کے روحانی اثرات کی گرفت میں آکر خود سلطان شمس الدین التمش آپ کا مریدِ خاص بنا اسی وجہ سے اسکی بادشاہت میں خلافت کی شان نظر آتی ہے......!

حضرت قطب الاقطاب کے جانشین حضرت بابا فرید الدین گنج شکر اور انکے خلیفہ خواجہ نظام الدین اولیاؒ رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلۂ چشتیہ کو انتہائی عروج و کمال تک پہنچادیا ۔ اور پھر حضرت محبوبِ الٰہی کے جانشیں حضرت خواجہ نصیر الدین چراغِ دہلی نے تو سلسلۂ چشتیہ کو افغانستان، ملایا، انڈونیشیا اور چین تک وسیع کردیا!......!!

غرضیکہ آپ کے سلسلۂ عالیہ میں بڑے بڑے مشائخ کرام اور پیرانِ عظام ہوئے ہیں جنہوں نے تاریخ کے ہر مساعد دور میں شمع اسلام کو فروزاں رکھا۔ ان سب کے سردار خواجہ غریب نواز تھے!

marfat.com
Marfat.com

سب آپ کو "خواجۂ خواجگاں" تسلیم کرتے ہیں!......!!!!!

غرضیکہ حضرت خواجۂ بزرگ نے سالہا سال تک برِ صغیر پاک و ہند میں تبلیغِ اسلام کا روحانی کارنامہ انجام دینے کے بعد............بتاریخ ۶ رجب المرجب ۶۳۴ ہجری مطابق ۱۲۳۶ء کو بروز دوشنبہ وصال فرمایا..........

اِنا للّٰہ واِنّآ اِلیہِ راجعُون○

وصالِ حق حاصل ہوتے ہی آپ کی پیشانی مبارک پر خطِ نورانی میں یہ نقش اُبھرا ....

"حبیب اللّٰہ مات فی حب اللّٰہ"

(اللہ تعالیٰ کا حبیب، اللہ تعالیٰ کی محبت میں وصال پا گیا!)

ہرگز نمیرد آں کہ دلش زندہ شدہ زعشق
ثبت است برجریدۂ عالم دوامِ ما

marfat.com
Marfat.com

آپکا آستانۂ عالیہ ......"اجمیر شریف"...... (بھارت) میں مرجعِ خلائق ہے جہاں ہر سال پہلی رجب سے چھ رجب تک عرس مبارک ہوتا ہے جس میں دنیا بھر سے زائرین کرام حاضر ہوتے ہیں۔

گزشتہ سال آپ کا ٧٨٦ واں عرس مقدس تھا جو "بسم اللہ شریف" کے اعداد ہیں۔ اس نسبت سے بڑے تزک واحتشام سے یہ عرس مبارک منایا گیا۔ اس سلسلے میں حکومتِ ہند نے دو یوم کی تعطیل کا اعلان کیا............!

marfat.com
Marfat.com

اَقوالِ زرّیں

حضرت خواجہ خواجگاں کے اقوالِ زرّیں نہایت سبق آموز ہیں ان میں سے چند ایک آپ بھی ملاحظہ فرمائیے :......

○ ...... منزلِ حق کے حصول کے لئے نماز نہایت ضروری ہے، کیونکہ مومن کی معراج ہی نماز ہے......!

○ ...... عارف وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے کچھ طلب نہ کرے......!

○ ...... عارف کی پہچان یہ ہے کہ خلقت سے بھاگتا ہے اور خاموش رہتا ہے......!

○ ...... جسمیں یہ تین خوبیاں ہوں سمجھ لو کہ خدا اسے دوست رکھتا ہے

۱۔ دریا جیسی سخاوت، ۲۔ آفتاب جیسی شفقت، ۳۔ اور زمین جیسی تواضع!

○ .... جس نے نعمت پائی سخاوت سے پائی......!

marfat.com
Marfat.com

- درویش وہ ہے جو کسی حاجتمند کو محروم نہ لوٹائے!
- جو شخص کسی بھوکے کو کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص اور دوزخ کے درمیان سات پردے حائل کردے گا اور ہر پردے کی وسعت پانچ سو برس کے برابر ہوگی......!
- نیکوں کی صحبت نیک کام کرنے سے بہتر ہے کیونکہ نیک کام کرنیکی تحریک نیکوں کی صحبت ہی سے حاصل ہوتی ہے اور بدوں کی صحبت، برے کام کرنے سے بدتر ہے......!
- ......دونوں جہانوں کو خیرباد کہنے سے اگر حق تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوجائے تو مہنگی نہیں......!
- ......محبت کی نشانی یہ ہے کہ فرماں بردار رہے اور ڈرتا رہے کہ کہیں دوست اپنی محفلِ خاص سے نکال نہ دے!
- ......توکل کی نشانی یہ ہے کہ مخلوقِ خدا سے خواہ کتنی ہی تکلیف پہنچے، شکوہ و شکایت نہ کرے!
- ......چار چیزیں گوہرِ نفس ہیں .... تہی دستی میں اظہارِ دولتمندی...... بھوک میں اظہارِ سیری...... غم میں اظہارِ خوشی اور

marfat.com
Marfat.com

دشمن سے دوستی!

○ ......حاجت روائی کے لئے......الحمد......بکثرت پڑھنا چاہیئے......!

○ ......جو بیٹا اپنے ماں باپ کے قدم چومتا ہے اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں......!

○ ......گناہ کرنے سے ہمیں اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا کسی مسلمان بھائی کو ذلیل و خوار کرنے سے پہنچتا ہے......!

○ ......اہلِ معرفت کی عبادت پاسِ انفاس ہے......!

○ ......بہترین وقت وہ ہے جب دل میں وسوسوں کا گذر نہ ہو......!

○ ......حاجی جسم کے ساتھ خانۂ کعبہ کا طواف کرتا ہے، عارف دل کے ساتھ عرش کے گرد طواف کرتا ہے......!

○ ......کوئی مرید فقر کے خطاب کا اس وقت مستحق ہوتا ہے جب عالمِ فانی میں اس کی کوئی چیز باقی نہیں رہتی......!

○ ......عارفوں کا ایک مرتبہ یہ ہوتا ہے کہ تمام عالم اور جو کچھ اس عالم میں ہے اپنی دو انگلیوں کے درمیان میں دیکھتے ہیں......!

○ ......محبت میں عارف کا ادنیٰ ترین درجہ یہ ہے کہ اس میں صفاتِ خداوندی پائی جائیں......!

marfat.com
Marfat.com

سِماع

سلسلۂ چشتیہ میں سماع (قوالی) کو ایک خاص اہمیت حاصل رہی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ خود بزرگانِ چشت نے سماع کے کچھ شرائط و آداب مقرر کیے ہیں۔ ان شرائط و آداب کے ساتھ قوالی سننا بہت مشکل کام ہے چنانچہ سلسلۂ چشتیہ کے مشہور و معروف بزرگ حضرت محبوبِ الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاؒ نے سماع کے لئے درج ذیل شرائط عائد کی ہیں............!

- محفلِ سماع میں عورتیں نہ ہوں......!
- قوالی سنانے والا لڑکا نہ ہو......!
- "مزامیر" یعنی ساز وغیرہ نہ بجایا جائے......!
- جو کچھ سنایا جائے وہ فحش سے پاک ہو......!
- جو کچھ سنا جائے وہ صرف خدا کے لئے سنا جائے......!

marfat.com
Marfat.com

مزید اس سلسلے میں مشہور بزرگ حضرت شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی کا فرمان ہے:

○ محفلِ سماع میں جو لوگ شریک ہوں وہ باوضو ہوں......!

○ محفلِ سماع عام راستہ پر نہ ہو......!

○ محفلِ سماع سے پہلے ایک دفعہ "سورۃ الحمد شریف" اور تین بار "قل ھو اللہ شریف" پڑھ کر کثرت سے درود شریف پڑھیں......!

○ محفلِ سماع میں دوزانو (نماز میں قعدے کی طرح) سر جھکا کر بیٹھیں......!

○ قوال روپے پیسے کے لالچی نہ ہوں۔ جو کچھ انہیں دیا جائے اسے احسان سمجھیں......!

○ محفلِ سماع برخاست ہو تو پھر سب حاضرین "سورۃ فاتحہ" اور "سورۃ اخلاص" تین تین بار پڑھکر بکثرت "درود شریف" پڑھیں، جو شخص اِن آداب کی خلاف ورزی کرے گا، اس کو سماع سے نفع کے بجائے نقصان پہنچے گا۔ !!!

(حوالہ کے لئے دیکھئے شیخ موصوف کی عظیم تصنیف......"عشراتِ کاملہ")

marfat.com
Marfat.com

اس کے علاوہ مشہور چشتی بزرگ حضرت شیخ نصیر الدین چراغِ دہلی کے نزدیک "سماع سننا" صرف ان لوگوں کے لئے جائز ہے جو اس کے سننے کے اہل ہوں۔ اور مزامیر (ساز) کے ساتھ سماع (قوالی) سننا قطعی حرام ہے".....(خیر المجالس)

مآخذِ کتاب

اس مضمون کی تیاری میں درج ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

مرآۃ الاسرار.....سیر العارفین.....خزینۃ الاصفیا، سیر الاقطاب تاریخ فرشتہ
وقائع شاہ معین الدین چشتی.....بستان معرفت.....بحر الانساب مدائن المعین کتاب السند
روضۃ الصفا.....سعد الاخبار.....مولد عطائے رسول حدیقۃ الاولیا عجائب السند تذکرۃ الانساب
علم کے موتی.....خواجہ غریب نواز اجمیر عدالت ۱۹۹۱ء گلزار ابرار اخبار واصلین
.....احسن الاسرار.....مخبر الواصلین ماہنامہ ضیائے حرم (لاہور) مارچ ۱۹۸۹ء ماہنامہ "الجامعۃ"
محمدی شریف ضلع جھنگ دسمبر ۱۹۹۴ء تذکرہ خواجہ اجمیری از طالب ہاشمی فوائد الفواد
خیر المجالس..... عشرات کاملہ از حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ○ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

marfat.com
Marfat.com

منقبت شریف

فخرِ چشتیاں حضرت شاہ نیاز احمد بریلوی کا نذرانۂ عقیدت

خواجۂ خواجگاں معین الدیں　　فخرِ کون و مکاں معین الدیں

رہبرِ حق راہیاں معین الدیں　　بے نشاں را نشاں معین الدیں

مرشد رہنمائے اہل صفا　　ہادیٔ انس و جاں معین الدیں

مظہرِ جلوہ گاہِ نورِ قدم　　آفتابِ جہاں معین الدیں

عاشقاں را دلیلِ راہِ یقیں　　سدِ راہِ گماں معین الدیں

قربِ حق اے نیاز گر خواہی　　ساز و ردِ زباں معین الدیں

....

marfat.com
Marfat.com

شرکتِ اسلامیہ میرپورخاص
Shirkat-e-Islamia, Mirpurkhas

بے شک اللہ کے یہاں دین اسلام ہی ہے